سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷) مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المؤمنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک ...

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمی دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

شرح قیمت
پیشگی لیجاگی
عوام سے (۵؎)
خواص سے (عہ؎)
ہندوستان سے باہر سے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲؎

قادیان دار الامان کے کارخانہ [illegible] احمدیہ ہر ماہ کی [illegible] تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد مبارک اسمٰعیل بی اے

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی
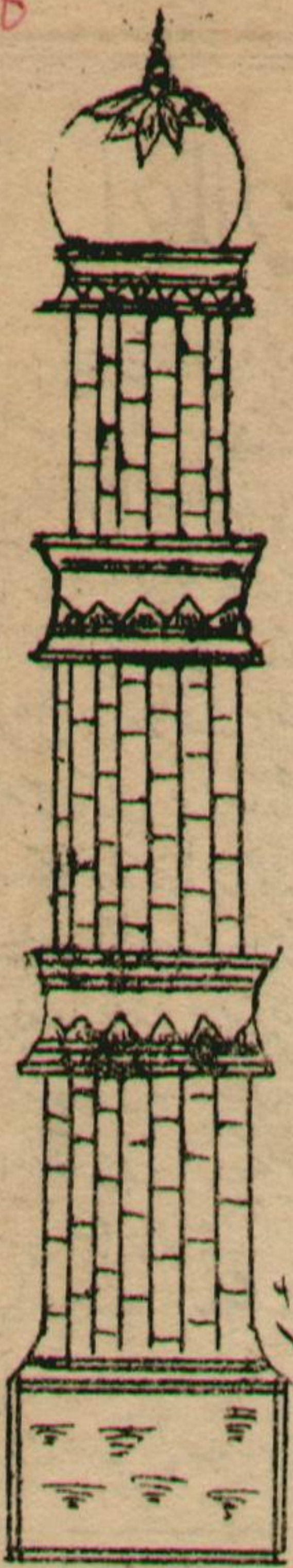
جلد (۱۸) | مورخہ ۷ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری نبوی صلعم | نمبر (۲۰/۲۱)

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

انجبیں مائم ہمارے گھر ہیں شادی | فسبحان الذی اخذی الاعادی

۳۱ مئی کا دن وہ مبارک دن تھا جسکی انتظار نہایت بیقراری سے کیجارہی تھی جس کا ذکر سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائیگا۔ یہ وہ دن تھا جسدن کہ پیارے **احمد** اور پیارے **نور الدین** کی ان دعاؤں نے عملی رنگ میں قبولیت کا جامہ پہنا جو انھوں نے اپنی اولاد کے متعلق اپنے مولیٰ کے حضور ایسے ایسے اوقات میں کی تھیں جبکہ تمام مخلوق خدا دن بھر کی کوفت کے بعد اپنی اپنی خبر گہ مدہوش ہو کر سوئی ہوئی ہوتی ہے یہ وہ دن تھا جسکی یاد کہ ایک زہریلی تیز برچھی کی طرح منکرین خلافت ثانیہ کے دل و جگر کو چھلنی کرتی رہے گی۔

یعنی یہ وہ دن تھا جسدن کہ حضرت صاحبزادہ اولو العزم میرزا بشیر الدین **محمود احمد** صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اوّل سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر امۃ الحی سے پڑھا گیا۔ ہم سب حضرت ام المؤمنین و دیگر اہلبیت حضرت میر ناصر نواب صاحب اہلبیت حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں **مبارکباد** عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں نونہالوں کو اس قدر بڑھائے کہ عظیم الشان درخت بنجائیں اور تمام دنیا کے لوگ ان کے سایہ میں آرام کرنے کے لئے ڈیرہ لگائیں +

پیارے مسیحا! تجھے مبارک ہو تیری تمام دعائیں **محمود** کے حق میں قبول ہوگئیں۔ تیرے **نور الدین** رض نے اپنے عہد کو خوب نبھایا۔ وہ اپنی زندگی میں تیرے **پیارے محمود** کو نہایت ہی عزیز رکھتا تھا۔ اور آج جبکہ وہ اس جہان سے رخصت ہو کر تیرے پاس پہنچ گیا ہے اسکی محبت میں فرق نہیں آیا اگرچہ وہ تیرے پاس موجود ہے مگر اس کی روح ابھی تک یہاں کام کر رہی ہے اور اپنی صداقت کا پورا پورا ثبوت دے رہی ہے۔

پیارے نور الدین تجھے بھی مبارک ہو تیری دعائیں قبول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ تیری اولاد کو ضائع نہیں کرے گا تیری محبت اب دنیا اور آخرت میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہمیشہ تک قائم رہے گی +

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تیرہ چودہ ہزار روپیہ خرچ کرکے مولوی محمد علی صاحب ایم اے سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ملازم صدر انجمن احمدیہ سے قرآن شریف کا ایک انگریزی ترجمہ معہ نوٹس طیار کرایا ہے اس کے متعلق انجمن کے سوا اور جگہ بھی سنا ہے کہ روپیہ جمع کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اصحاب اس کار خیر میں چندہ دینا چاہیں وہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیجا کریں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سوا اور کسی کو اس ترجمہ کے شایع کرنیکا حق نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے صدر انجمن کے سوا کسی اور جگہ روپیہ بھیجے گا۔ تو وہ اپنے مال کو غیر ذمہ دار ہاتھوں میں دیکر ضایع کرے گا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ایک رجسٹرڈ باڈی ہے۔ اس کے ہاتھ روپیہ دینے سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی شخص واحد یا انجمن کو اس ترجمہ کے شایع کرنیکا مجاز نہیں۔ اور نہ وہ اس غرض کیلئے روپیہ وصول کرنیکا قانوناً مجاز ہے۔ لہذا پبلک کی اطلاع کیلئے اعلان شایع کیا جاتا ہے۔

(خیر علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۶/۱۴ ۳)

سید حامد شاہ صاحب کی نظم کے متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸۔ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہمنے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا۔ جو انہوں نے ایک رویاء صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویاء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو۔ وہ اس کو چھاپے اور اس کی قیمت سات روپیہ (للعہ) رکھے۔ افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کرکے اپنے دوستوں کی خدمت میں وہ نظم پیش کریں۔ آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونے والی ہے۔ خریداری کی درخواستیں مینجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں۔ الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہوچکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا ایک طرح سے الحکم کی اعانت کرنا ہے۔

امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آیندہ کی مشکلات کا سوال بہت حد تک حل ہوجائیگا اور بورڈ مذکور کو بھی اس کی کے کو مضبوط کرنے میں بہت آسانی ہوجاسے گی۔

روزانہ اخبار ہندو لاہور

دہلی کے مقدمہ بغاوت کے مفصل حالات پڑھنا چاہئیں تو اخبار ہندو لاہور ملاحظہ فرمائیں۔ جو اپنی خاص رپورٹر سے مکمل کارروائی بذریعہ تار و ڈاک حاصل کرتا ہے۔ حتی کہ ہندو کے مقابلہ میں انگریزی اخبارات بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور ہندو میں انگریزی اخبارات سے پہلے مقدمہ کے حالات چھپ جاتے ہیں۔ ایک دہلی کے مقدمہ پر کیا منحصر ہے۔ دنیا بھر کے واقعات تازہ بتازہ اور مفصل درج ہوتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اخبار میں تعصب کا نام نہیں۔ روزانہ اخبار کا سالانہ چندہ صرف دس روپیہ ششماہی چندہ پانچ روپیہ سہ ماہی عہ اور ماہوار ایک روپیہ ہے۔ جو صاحب روزانہ کا ہفتہ وار مجموعہ لینا چاہیں۔ ان سے چھ روپیہ سالانہ لیا جاتا ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھیں

(المشتہر مینجر ہندو لاہور)

دُعا فرمائیں

ہمارے ایک نہایت ہی معزز دوست ماسٹر عبد الرحمن صاحب صاحب نو مسلم جن کے نام نامی سے جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد واقف ہیں تمام بھائیوں کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست کرتے ہیں۔ آپ مدت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کام کرتے ہیں۔ عرصہ دو سال سے امتحان بی۔ اے کی تیاری کیلئے جموں کالج میں تشریف لے گئے تھے۔ اب واپس آکر سکول میں پھر کام کرنا شروع کردیا ہے۔ تمام دوست دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور دوسرے تمام دوستوں کو جو اس سال پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں میں شامل ہوئے ہیں کامیاب فرمادے آمین ثم آمین۔

ریویو

نشان رحمت موجودہ قومی زلزلے نے جہاں اور بہت سے احباب کو خاموشی کی زندگی سے نکال کر پبلک سٹیج پر کھڑا کردیا ہے۔ وہاں ہمارے معزز دوست مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل کو بھی خاموشی میں رہنے نہیں دیا۔ چنانچہ آج انہوں نے ہمارے پاس ایک مختصر سا رسالہ بھیجا ہے۔ جو غالباً مولوی صاحب موصوف کی پہلی تالیف ہے۔ اس میں آپ نے ان تمام پیشین گوئیوں اور الہامات کو جمع کیا ہے جو حضرت مسیح موعود نے پسر موعود کے متعلق اپنی مختلف تصانیف میں درج کی ہیں۔ مولوی صاحب نے اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ واقعی وہ تمام پیشگوئیاں حضرت صاحبزادہ اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے بارے میں ہی ہیں۔ دفتر تشحیذ الاذہان سے طلب کریں۔

کتب بینی ہمارے ایک معزز دوست ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی تائب ایڈیٹر طبیب نے کتب بینی پر ایک چھوٹا سا مگر نہایت ہی مفید رسالہ لکھا ہے۔ شروع سے لیکر آخر تک اسلامی رنگ میں رنگین ہے۔ اور کتب بینی کے متعلق نہایت ہی عمدہ عمدہ اصول درج کئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زریں اقوال درج کرنے سے تو رسالہ کی اور بھی قدر و قیمت بڑھ گئی ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہمارے تمام دوست جو کتب بینی کا شوق رکھتے ہیں۔ اس رسالہ کو ضرور پڑھیں۔ مصنف سے ۲ر قیمت پر مل سکتا ہے۔

نظام حال میں لودہانہ سے ایک اردو علم و ادب کا ماہواری رسالہ ہمیں پہنچا ہے۔ جسکے ایڈیٹر ازاد لودہیانوی ہیں۔ ہمنے رسالہ کو شروع سے لیکر آخر تک بڑے غور سے پڑھا۔ واقعی ایڈیٹر صاحب نے رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے اور اردو زبان کی خدمت کرنیکے لئے بہت کوشش کی ہے اس رسالہ کی اصل غرض ہی یہی ہے کہ اردو کے مذاق کو اعلیٰ مدارج پر پہنچائے۔ اور حتی الوسع غلط الفاظ اور محاورات کی تصحیح کرے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کیلئے ہر طرح سے کوشش کر رہے ہیں۔

اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول بھی بفضل خدا بخیریت ہیں۔

ہائی سکول باقاعدہ کام کر رہا ہے انسپکٹر صاحب مدارس کی انتظار ہے۔

مدرسہ احمدیہ بھی خوب سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔

شیخ غلام محمد صاحب اور فلاسفر صاحب دونو اکٹھے تبلیغ کے لئے تشریف لیگئے غالباً تین یا چار ماہ تک باہر ہی رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ہر میدان میں مظفر و منصور فرماوے۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل پہلی مرتبہ ایک دو ماہ کے لئے گجرانوالہ اور دیگر مقامات میں تبلیغ کرنیکے لئے تشریف لیگئے ہیں اللہ تعالیٰ ناصر اور محافظ ہو

ایک صاحب دتو نامی ساکن بریال (ریاست جموں) نے حضرت خلیفہ ثانی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔

جماعتہائے مبلغین کے ماہواری امتحان ہو رہے ہیں۔

۴ جون کو مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کو رخصت کرنیکے لئے الوداعی جلسہ منعقد کیا جسمیں بعض طلباء نے تقریریں کیں۔

صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے شیخ عبد الرحیم صاحب کاٹھ گڑھ ایک جلسہ پر تشریف لیجا نیوالے ہیں۔

قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے (علیگ) گذشتہ سال بی۔ ٹی کے امتحان میں ایک مضمون میں فیل ہو گئے تھے۔ اس سال دوبارہ اسی مضمون کے امتحان دینے کیلئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہ بھی امتحان سے فارغ ہوکر واپس آگئے ہیں۔ اور سکول میں کام کرنا شروع کردیا ہے۔ احباب انکی کامیابی کیلئے دعا فرمادیں۔

حضرت اولوالعزم فضل عمرؓ (خلیفہ ثانی) کی خدمات

نمبر (۳)

مدرسہ تعلیم الاسلام کو زندہ اور قایم رکھنے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ جس امر کیطرف مبذول ہوئی وہ مدرسہ احمدیہ کا بقاء و استحکام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ایک شاخ دینیات کی کھولی گئی تھی جو ہمیشہ کس مپرسی اور گمنامی کی حالت میں رہی اور اس کے ذمہ وار وہ بزرگ ہیں جو آج قوم میں تفرقہ پیدا کر کے اپنی خدمات پر ناز کر رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ جگہ جگہ ہنسائی کراؤں۔ اور ان کی خودغرضیوں اور دینی خدمات کے درمیان ایک حد قایم کر کے دکھا دوں ورنہ بقول شخصے

انہوں نے خود غرض شکلیں مگر دیکھی نہیں صاحب
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو دکھا دینگے

حضرت خلیفۃ المسیح کو ان خودساختہ لیڈروں اور بزرگوں سے بارہا شاخ دینیات کی طرف عدم توجہی کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی زندگی میں ناراضگی کے موقعہ پیش آئے غرض کئی مرتبہ یہ شاخ قایم ہوئی۔ اور ٹوٹی۔ ۱۹۰۵ء کے دسمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ جب بڑے جوش کیساتھ دینی تعلیم کیطرف ہوئی۔ تو ان ناظمین کی سمجھ اس سے آگے نہ جا سکی۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو توڑ کر دینی مدرسہ قایم کیا جائے۔ لیکن جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے۔ حضرت اولوالعزم نے اس مدرسہ کو بھی قایم رکھ کر ایک جداگانہ دینی مدرسہ قایم کرنے کی تحریک کی اور ہمارے احباب نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی

یادگار میں مدرسہ جاری کر دیا۔

مدرسہ جاری کرنے کو تو کر دیا گیا۔ اور بڑے زور شور سے اس کے اعلان جاری ہوئے مگر اسکی طرف پھر توجہ نہ ہوئی اور وہ نہایت ردی حالت میں پڑا رہا۔ یہ امر رپورٹوں سے معلوم ہو سکیگا۔ یہ دینی مدرسہ مختلف رنگ بدلتا رہا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مجلس معتمدین کے ان رتنوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ وہ مدرسہ جو کبھی حضرت مولوی عبدالکریم کی یادگار میں قایم ہوا تھا۔ اور جو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار کی شکل میں منتقل ہوا۔ توڑ دیا جاوے۔ چنانچہ جس قوت اور مردانگی سے ۱۹۰۹ء کے دسمبر میں اس دینی مدرسہ پر حملہ کیا گیا۔ نظارہ ابھی تک اس جلسہ پر آنے والے دوستوں اور کم از کم انجمن احمدیہ کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ صاحبان کی نظر کے سامنے ہوگا۔ جو مسجد مبارک میں کانفرنس انجمن کے میں پیش آیا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے بزرگ اپنی ساری طاقت اور شوکت کے ساتھ مدرسہ احمدیہ کی مخالفت کیلئے اُٹھے۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ

آج مدرسہ احمدیہ کو توڑ کر اُٹھیں گے!

میں قومی جذبات کو اپیل کرنے کے لئے نہیں کہتا۔ بلکہ واقعات نفس الامری کے رنگ میں پیش کرتا ہوں کہ ان بزرگوں نے اس وقت بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی اور سوء ادبی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا۔ ایک عجوبۃ الدہر نے تو اپنے دوستوں کے طبقہ میں یہانتک کہا کہ میں

تھپڑ مار کر منہ پھیر دیتا (نعوذ باللہ)

وہ یاد رکھے کہ یہ الفاظ اللہ تعالےٰ کے حضور محفوظ ہیں! آیات اللہ کی بے ادبی اور ان سے ٹھٹھا اور تضحیک پہلے کبھی بہتر پھلوں کا باعث نہیں ہوا۔ اگر اس نے توبہ نہ کی۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اپنے سنن و قوانین کو تبدیل نہیں کر سکتا حضرت صاحبزادہ صاحب کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور تمام ادب اور شرافت کے طریقوں کو بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ منکرین خلافت کا سارا زور اس وقت اس امر پر تھا کہ علماء کی تذلیل کریں اور آئیندہ تبلیغ و اشاعت کیلئے صرف انگریزی خواں طبقہ ہی کو اہل قرار دیں۔ گویا علماء کی جماعت نعوذ باللہ قوم میں ایک لعنت تھی۔ وہ جماعت جسکے پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مدرسہ تعلیم الاسلام کو قربان کرنے کو طیار تھے۔ مگر یہ ہمارے معتمدین جن کو علیگڈھ کالج کے ٹرسٹیوں کے خطاب نے بے طرح فریفتہ کر رکھا تھا۔ اس امر پر زور دے رہے تھے کہ نہیں ایسے علماء کی ضرورت نہیں۔ علماء پیدا کرنا قوم میں سستی اور نکمے لوگوں کی تعداد بڑھانا ہے کبھی یہ سوال ہوتا تھا کہ لڑکے کہاں سے آئیں گے؟ کبھی یہ مسئلہ سامنے رکھا جاتا کہ نکلکر یہ لڑکے کھائینگے کیا؟ غرض نہایت بیہودہ اور بہنگم دلایل پیش کئے جاتے تھے۔ اس جنگ میں جو مادہ پرستی اور روحانیت کا جنگ تھا۔ خدا کا یہ اولوالعزم اترا اور پوری شجاعت سے اترا۔ میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر یہ کہتا ہوں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس خادم سلسلہ کو بھی توفیق دی کہ وہ اس اولوالعزم کے پیچھے ہو لے۔ جو کچھ اس وقت اسکی زبان اور دماغ نے مساعدت کی اس نے اُن مسموم خیالات سے قوم کو بچانے کی کوشش کی خدا کے فضل سے حضرت اولوالعزم بامراد نکلے اور میں بھی اب

یار غالب شو کہ تا غالب شوی

خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ بہرحال مدرسہ احمدیہ کو حضرت اولوالعزم نے بچا لیا۔ اور جسطرح مدرسہ تعلیم الاسلام کا زندہ رکھنے والا یہی نوعمر بچہ تھا۔ جسکی بابت آج کہا جاتا ہے کہ چالیس برس کا نہیں اسی طرح مدرسہ احمدیہ نہیں بلکہ احمدی سلسلے کے احیاء کے لئے اس نے ہی مسیحائی کی۔ مدرسہ احمدیہ قایم ہو گیا۔ اس وقت ہمارے ان بزرگوں سے جو مخالفت کے میدان میں سب سے آگے تھے۔ جب دیکھا کہ آخر ہمارا منصوبہ خاک میں مل گیا! اور قوم پر اس کا اثر اچھا نہیں پڑیگا۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت خاشندگان قوم میں گونہ ناراضگی اور بدظنی پیدا ہو گئی تھی کہ یہ لوگ جو اہل الرائے بنتے ہیں۔ دین کے ساتھ ان کی کتنی بڑی محبت ہے یہ ان علوم اور حقایق کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ جو سلسلہ کی بنیادی اینٹ ہیں۔ اگر علماء ہی نہ ہوں گے تو قوم کے مرجانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے انگریزی خوان طبقہ کی طرح ہمیشہ ان کے دل میں علماء سے نفرت رہی ہے۔ چنانچہ آجکل اس مقدس گروہ پر جسطرح یہ ہنسی کر رہے ہیں۔ اور ان کی شان میں وہ تمام فتاوی جائز رکھے جاتے ہیں۔ جو کسی وقت سلسلہ کے اشد ترین دشمنوں کے حق میں روا رکھے جاتے تھے۔ بہرحال اس وقت جب حق کا ایک اثر قوم پر پڑا۔ اور متفق آواز اس کے لئے اُٹھی کہ مدرسہ احمدیہ قایم رہنا چاہیئے۔ تو پھر ان فدایان قوم نے مدرسہ احمدیہ کے لئے اپنی بیش قیمت

مالی قربانیاں پیش کیں!

چنانچہ جو اشتہار اس کانفرنس کے انعقاد کے بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب قبلہ نے شایع کیا تھا اس میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ان کے بعض دوستوں کی بنظیر مالی قربانی کا بھی اعلان ساتھ ہی ہے اور آنے والی نسلیں جب دیکھیں گی کہ ان بزرگوں نے مدرسہ احمدیہ کے قیام کیلئے اتنی بڑی مالی قربانی کی۔ تو خدا جانے وہ کس جوش اور محبت سے بھر جائیں گے مگر حضرت مولوی محمد علی صاحب اور صدر انجمن احمدیہ کے محاسب اور ذمہ دار عہدہ دار بتائیں کہ اس سلسلہ میں۔ کس

کس قدر روپیہ ڈاکٹر صاحب اور انکے دوستوں نے دیا

وہ دیکھیں کہ اپنی آمدنی کے کتنے حصہ کا انہوں نے اور ان کے محترم دوستوں نے وعدہ کیا تھا اور گذشتہ چھ سال کے اندر کسقدر اس میں ادا کیا۔ میرے دانست میں مدرسہ احمدیہ کے کارپردازوں کا نہیں تو صدر انجمن کے محاسب کا یہ فرض ہے کہ وہ اس وعدہ کے موافق ان بزرگوں سے مطالبہ کرے اور اب جبکہ مولوی محمد علی صاحب لاہور میں ہیں اور ان کے امیر ہیں تو وہ کم از کم ان کی تحریر اور اعلان کی وقعت کو قایم رکھنے کیلئے پورا حساب کر کے مدرسہ احمدیہ کے فنڈ میں کئی ہزار کی معقول رقم داخل کر دینگے۔ میں اس وقت اپنے ہیڈکوارٹر سے دور ہوں اور میرے سامنے الحکم کے فایل نہیں اور نہ ریویو کی جلدیں ورنہ میں ان الفاظ کو یہاں درج کر دیتا۔ تاہم میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ۱۹۱۰ء کے ابتدائی مہینوں میں وہ اعلان شایع ہوا ہے۔ میں اسپر بار بار زور دونگا۔ اور محاسب صاحب اور مدرسہ احمدیہ کے کارپردازوں کو توجہ دلاؤنگا۔ کہ اس اعلان کی بنا پر وہ مطالبہ کریں کہ کم از کم تاریخ سلسلہ

ہیں ایک غلطی نہ ہے۔ اگر آج وہ مدرسہ احمدیہ کیلئے کچھ خرچ کرنا چاہیں تو امر دیگر ہے۔ لیکن گذشتہ سالوں کا مطالبہ تو ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ **مالی قربانی اور خدمات** کے اعلانوں میں تقویت پیدا ہو جاوے۔

بہرحال یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ کو توڑ دینے والے یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے آج خلافت کا انکار کیا ہے **حضرت صاحبزادہ صاحب نے مدرسہ احمدیہ کو نہ صرف زندہ کیا**۔ اس کے بعد باوجود ان وعدوں کے جو ان بزرگوں نے مشتہر کئے پھر مدرسہ احمدیہ کیطرف توجہ نہ رکھی اور مدرسہ کو عملی رنگ میں ایسی حالت میں پہونچا دیا کہ اس کا وجود عدم وجود کے برابر ثابت ہو جاوے۔ جب اسکی حالت نازک ہو گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خلیفہ اول نے مدرسہ احمدیہ کی طرف حضرت اولوالعزم کو توجہ دلائی اور اس کا انتظام کرنے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر حضرت اولوالعزم نے جن مشکلات میں سے گذر کر اس مدرسہ کی اصلاح کی وہ یا تو ان لوگوں کو معلوم ہے۔ جو مدرسہ میں کام کرتے ہیں۔ یا کمیٹی کی روئیدادوں میں اس پر کچھ روشنی پڑتی ہے

حضرت اولوالعزم نے اس مقصد کیلئے اپنا وقت اپنا روپیہ صرف کرنے میں کبھی مضایقہ نہیں کیا۔ ایک خاص عرصہ تک آپ ایک باضابطہ استاد کی طرح مدرسہ میں جاکر تعلیم دیتے رہے اور کبھی اس کے معاوضہ کی خواہش نہیں کی۔ وقت سے بڑھ کر تو کوئی چیز دنیا میں قیمتی نہیں ہو سکتی۔ وقت روپیہ پیدا کر سکتا ہے [illegible] **نہایت محنت اور کوشش سے طلباء کو مدرسہ کے مقررہ** کورس پڑھاتے۔ اس سے غرض آپ کی اساتذہ میں ایک جوش اور سرگرمی پیدا کرنا تھا۔ اور انہیں **تعلیمی سکیم** کو مضبوط بنانے کیلئے متوجہ کرنا تھا۔

پس مدرسہ احمدیہ جبتک قائم ہے اور انشاء اللہ یہ ہمیشہ قائم رہیگا۔ اور مدرسہ سے جسقدر طالب علم نکلکر سلسلہ کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کریں گے۔ اسی وقت تک مدرسہ کے در و دیوار سے اور مدرسہ کے ان فیضیافتہ کے منہ سے

حضرت اولوالعزم کی خدمات کی شہادت کی صدا بلند ہو گی:

وہ بولتی ہوئی شہادتیں جاں جائینگی۔ یہ کیا نکلیگی کہ ان کی زندگی اور ان کی تربیت۔ اور تعلیم ہیں۔ اگر کسی ہاتھ کو دخل ہے تو وہ صرف صاحبزادہ محمود ہے۔ جسے آج کہا جاتا ہے کہ اس نے کوئی خدمت نہیں کی **قومی خدمات** کے واحد اجارہ داروں سے کوئی پوچھے کہ اگر تمہاری خدمات اور حضرت صاحبزادہ کی خدمات کا ایک موازنہ قائم کیا جاوے۔ × × × × × × × × تو یہی معلوم ہوگا۔ کہ تم نے جب × × × کسی **قومی بنتے ہوئے کام کو توڑنا** چاہا۔ تو اس کے بالمقابل صاحبزادہ صاحب نے اس کو مضبوط کرنا اور زندہ رکھنا پسند کیا۔ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمات کے سلسلہ کو ختم کر کے آخر میں اگر خدا نے توفیق دی **تو ایک موازنہ قائم کرکے خلاصہ کے طور پر** انشاء اللہ دکھلاؤنگا۔ **کہ اجارہ داران خدمت قوم نے کیا کیا ہے** سلسلہ کی کونسی تحریک ہے جس کو انہوں نے مٹانا نہیں چاہا۔ کونسا کام ہے جسکو توڑنا نہیں چاہا۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالٰے نے ہر موقعہ پر انہیں ندامت کے ساتھ نامراد رکھا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان بعثت

(نمبر دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان بعثت کے اظہار کے لئے میں گذشتہ نمبر میں ذکر کر آیا ہوں کہ اللہ تعالٰے کا جو کلام آپ پر نازل ہوا وہ واضح الفاظ میں آپ کی شان کو ظاہر کر رہا ہے اور [illegible] ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالٰے نے جو **درجہ اور شان** آپ کی قائم کی ہے وہ ایک ایسا مقام ہے کہ **انسانی عقول** اس کو سمجھ بھی نہیں سکتی ہیں۔ چنانچہ خود اللہ تعالٰے نے فرمایا:۔

انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق (یعنے تو میرے نزدیک اس منزل اور مقام پر ہے جسکو خلقت نہیں جانتی

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ کلام کو خدا تعالٰے کا کلام یقین کرتے ہیں اور یقیناً کرتے ہیں۔ تو اس وحی میں جو مرتبہ اور مقام آپ کا بتایا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسی کے اظہار کو ہم اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیں۔ ایسا نہ کبھی ہو کہ کسی مقام پر اس کے اظہار سے رکیں۔ ہم جانتے ہیں کہ لوگ ان باتوں کے سننے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور گھبراتے ہیں۔ اس لئے ان کیلئے یہ باتیں عجیب ہیں اور ایسے دعاوی محض بلند پردازی نظر آتے ہیں اور آنے بھی چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اس مقام اور مرتبہ سے بے نصیب اور ناواقف ہیں۔

ہمارے سامنے سوال یہ ہے کہ کیا ہم کو حضرت میرزا صاحب کی تبلیغ کو آفاق میں پہونچانا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو کیا آپ کو اس رنگ میں پیش کرنا چاہیئے۔ جو خدا تعالٰے نے آپ کی بعثت کا رکھا ہے یا ہم خود اپنی طرف سے ایک بات بنا کر پیش کر دیں محض اس خیال اور خوف سے کہ ہم اگر حضرت مسیح موعود کا وہ مقام اور مرتبہ پیش کرینگے تو دنیا ہماری مخالفت کرے گی۔ اور ہم مجلس **سے نکال دیئے جائینگے**

میرے دوستو! مبارک ہے وہ وجود جو خدا تعالٰے کیلئے اور اس کے رسول کی عزت کے اظہار کیلئے بیعزت کیا جاوے۔ اس کے لئے وہ بیعزتی نہیں ہوتا۔ کیونکہ **تمام عزتیں تو اللہ اور اس کے رسول کا حق** ہیں پس ایسی بیعزتی پر دنیا کی لاکھوں اور کروڑوں عزتیں قربان اور لا انتہا عزتیں نثار ہیں۔ تم حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر **صحابہ** کے مثیل اور نظیر اپنے آپ کو قرار دیتے ہو۔ اور لاریب حضرت مسیح موعود کی جماعت کو قرار دیا گیا ہے۔ مگر ہم تو بتاؤ اور سوچکر بتاؤ۔ کیا صحابہ رضی نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم کے دعاوی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے پرہیز کیا؟۔ انہوں نے تلواروں کے سایہ میں بھی **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پکارا اور دنیا کی کوئی طاقت کوئی **وجاہت** انہیں نہ روک سکی کہ وہ اس کے اظہار سے رک جائیں کوئی لالچ کوئی خوف ان کی راہ میں روک نہ تھا۔ جب انہوں نے یقین کر لیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم خدا کا نبی ہے اور رسالت کے عظیم الشان منصب پر مامور ہو کر آیا ہے انہوں نے اس پیغام کو آفاق میں پہونچا دیا۔ اور آج تک کرہ ہوا میں پانچ وقت **اشھد ان محمد رسول اللہ** کی صدا ایک گونجتی ہوئی سنائی دیتی ہیں وہ اگر دنیا کی لعنت سے ڈرتے اپنی مصلحتوں کو مصالح علیہ پر مقدم کرتے تو یقیناً **اسلام** کا نام لیوا کوئی نہ ہوتا۔ یہ خیالی اور فرضی باتیں نہیں واقعات ہیں اور حقایق ہیں۔ اس وقت خدا تعالٰے نے جس سلسلہ کو قایم کیا ہے اس نے چاہا ہے کہ آفاق میں اس کی تبلیغ پہونچے **اب تم زندہ خدا۔ زندہ مذہب زندہ رسول۔ اور زندہ کتاب کے نام اپنی** تحریروں تقریروں میں لیتے ہو اور پلیٹ فارموں اور پریس کے ذریعہ تمہاری یہ آوازیں گونجتی ہیں مگر انصاف کر کے سوچکر بتاؤ کہ یہ اصطلاحیں تم نے کہاں **سے سیکھیں اور وہ کون ہے۔ جس نے یہ زندگی کی روح پیدا کی؟**

یقیناً ایک ہی وجود ہے جسکو تم زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ زندہ مذہب۔ اور زندہ کتاب کے ثبوت کیلئے پیش کر سکتے ہو اور وہ وہی وجود ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ اس **وقت وہ** مصائب اور مشکلات ہمیں نہیں ہیں۔ جو صحابہ رضی کے وقت تھے۔ **حکومت کیطرف سے آزادی** مذہب اور امن عامہ کی برکت ہمیں **حاصل ہے**

ہر قسم کی سہولتیں تبلیغ کیلئے مل چکی ہیں۔ بیہودہ کونسی بات ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پیش کرنے سے روک سکتی ہے اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو بار بار پڑھتے۔ اس کی صحبت سے پورا فائدہ اُٹھاتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ اپنی تصنیفات میں کس بات پر زیادہ زور دیتا ہے۔

اصلاح نفس تعالیٰ کیلئے مقدم اور موخر بات ہے مگر کیا اصلاح نفس اور گناہ سوز فطرت ایک مامور من اللہ پر کامل ایمان اور اس کے اعجازی نشانات کو دیکھنے کے بدوں پیدا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر ایمان ہی **ان نشانات سے پیدا ہوتا ہے** جو اس کے مامور کے ہاتھ سرزد ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر محض اخلاقی تعلیم مقصود ہوتی۔ تو کبھی خدا کی مجید کتاب میں قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ نہ ہوتا۔ اور اطاعت الرسول کو اطاعت اللہ کا مترادف یا ہم معنے قرار نہ دیا جاتا۔ ان امور پر غور کرو اور دیکھو کہ تم نے حضرت مسیح موعود کی تبلیغ کیلئے کیا کیا ہے؟ اپنے دلوں کو خود ٹٹولو کہ کیا وہ دعاوی جو آپ نے اپنی کتابوں میں خدا تعالےٰ کے حکم اور وحی سے کئے ہیں۔ انہیں بلاخوف پبلک میں پیش کرنے کی جرأت کر سکتے ہو؟ اگر نہیں تو اس **کمزوری کو مصلحت بینی اور دانش کے روغن قاز سے پوشیدہ مت کرو**

ان مصلحتوں کو چھوڑ دو اور آپ کے الفاظ میں آپ کے پیغام کو جس کے اب تم حامل ہو۔ دنیا میں پہنچاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے آپ کے ایک **خادم کو اس مقام پر کھڑا کر دیا جہاں بنی اسرائیل کے نبیوں کو پہنچنے** کا موقعہ نہیں ملا۔ اور یہ نعوذ باللہ ان کی کوئی ہتک نہیں۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علےٰ بعض قرآن مجید میں موجود ہے میں شاید نفس مضمون سے دور جا رہا ہوں اس لئے میں یہ بتانا ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کو کس شان کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو کن ناموں سے خطاب کیا؟ یہ باتیں ہیں جن پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے مجھے بعض مجلسوں میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ کہ جب کسی نے پوچھا کہ کیا یہ سچ ہے کہ **حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟** تو بعض وقت ہمارے احمدی بھائی الا ماشاء اللّٰہ ادعائی نبوت کا سوال سنکر ایسے گھبراتے ہیں کہ گویا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور اگر انہوں نے ذرا بھی اس کا جواب اثبات میں دیا۔ تو خدا جانے کیا کیا مشکلات پیش آئینگی۔ وہ اسکی رکیک تشریحوں کیطرف جانے لگتے ہیں اور یہ جرأت کر کے نہیں کہتے **کہ ہاں انکا نبی ہونے کا دعویٰ تھا**۔ میں نے یہ بھی خود تجربہ کیا ہے کہ ایک بڑی سے بڑی مجلس میں جہاں لکھنؤ کے عمائد موجود تھے۔ مجھ سے بھی سوال پوچھا گیا تو میں نے بلاخوف و تردد یہ بات کہدی کہ ہاں

انہوں نے ایسا دعویٰ خدا کے حکم سے کیا اور نبی تھے

اس میں کیا استبعاد عقلی یا شرعی لازم آتا ہے۔ تو میری اس جرأت پر نہ صرف یہ کہ وہ اس پر اعتراض نہ کر سکے بلکہ ایک بزرگ اس کی تائید اور توضیح کرنے لگے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کو پڑھ کر آپ کے دعاوی اور دلایل پر غور نہیں کرتے۔ جو باتیں اسلام کا حسن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کا شیریں ثمرہ ہے انہیں ہم معیوب سمجھنے لگے ہیں۔ اور محض اس خیال سے کہ لوگوں کے کان اس سے آشنا نہیں ہیں ہم ان کو منہ سے نکالتے ہوئے گھبراتے ہیں!

میرے دوستو! یہ یاد رکھو جو بات تمہیں خود دل میں کھٹکتی ہے وہ دوسروں سے تم کیونکر منوانے کا حق رکھتے ہو۔ اگر حضرت مہدی کا دعویٰ نبوت یا رسالت تمہیں اپنی زبان سے کہتے ہوئے جھجک معلوم ہوتی ہے تم خدارا اپنا انصاف آپ کرو کہ تمہیں اس کے ماننے میں پھر **شبہ تہیں اگر** نہیں تو کوئی امر تم کو اس کے اظہار کیلئے روک نہیں ہونا چاہیئے بہر حال اسی قسم کی ضرورتیں داعی ہوئی ہیں کہ میں بتاؤں۔ کہ حضرت مسیح موعود کیا تھے اور کیا نہیں؟

اب اس تمہید کو لمبا نہ کر کے میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو منہاج النبوۃ پر بھیجا۔ اور اپنے کلام سے انہیں مشرف فرمایا۔ اور اس وحی میں آپ کا نام صاف صاف الفاظ میں رسول رکھا۔ اس لئے پہلے ہم یہیں سے شروع کرتے ہیں کہ حضرت میرزا **صاحب ایک رسول تھے** چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

(۱) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علے الدین کلہٖ

(۲) انی لا یخاف لدی المرسلون (میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے ذرا نہیں ڈرتے)

(۳) کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی (خدا نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہینگے)

(۴) قالوا لست مرسلا قل کفیٰ باللّٰہ شہیدا بینی و بینکم (اور کہیں گے کہ تو خدا کا رسول نہیں۔ کہدو میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے)

(۵) انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے۔ اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔)

(۶) انی مع الرسول اجیب (میں اپنے رسول کے ساتھ ہو کر جواب دونگا)

(۷) انی مع الرسول اقوم (میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا)

(۸) یٰس انک لمن المرسلین (اے سردار تو خدا کا مرسل ہے)

(۹) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے)

(۱۰) ما ارسل نبی الا اخزی بہ اللّٰہ قوما لا یومنون (کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کیساتھ خدا نے ان لوگوں کو رسوا نہیں کیا جو اس پر ایمان نہیں لائے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے الہامات میں سے یہ چند الہام میں نے لکھے ہیں۔ جن میں آپ پر رسول کا لفظ بولا گیا ہے۔ اور وہ مدارج اور مراتب جو رسولوں سے مختص ہیں آپ کے بیان کئے ہیں۔ ان الہامات کی تشریح اور توضیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں موجود ہے پہلے اشتہار سے لیکر آخری کتاب تک آپ نے اس دعویٰ کو بڑے زور سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ پہلا اشتہار جو آپ نے لکھا اور شایع کیا۔ اسکی پہلی ہی سطر میں بیان کیا۔

کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالےٰ کیطرف سے مولف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا گیا ہے۔

پھر اسی اشتہار میں کھول کر بیان کیا:۔

اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔ اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص رسل انبیاء کے نمونہ پر محض بہ برکت **متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم** ان بہتوں پر اکابر اولیاء فضیلت دیگئی ہے جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت ہے اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔

یہ وہ پہلا اشتہار ہے جو کتاب براہین احمدیہ کی تصنیف کے متعلق آپ نے شایع کیا اس میں بھی آپ کے دعویٰ رسالت و نبوت کی شان جلوہ گر ہے اور اپنی اطاعت کو موجب نجات اور مخالفت موجب بعد و حرمان قرار دیا ہے ان الہامات کو پڑھ کر کس کو شک رہ سکتا ہے کہ آپ نے دعویٰ رسالت نہیں کیا۔ آپ دنیا میں ایک رسول کی شان سے آئے۔ لیکن ہاں یہ رسالت آپ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کا نتیجہ ہے اسی میں محو اور فنا ہو کر آپ نے یہ مقام پایا۔ اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت

زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں

اگر آپ کی کامل اتباع سے ایک شخص بھی نبوت اور رسالت کے مقام کو حاصل نہ کر سکتا تو پھر آپکی اتباع نعوذ باللہ محض بے ثمر اور بے نتیجہ ہوتی۔ لیکن اس زمانہ میں حضرت مہدی نے بتا دیا کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی اس نبوۃ میں نبی سازی کی قوت اور تاثیر موجود ہے جو شخص کامل محبت اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میں فنا اور محو ہو جاتا ہے تو وہ نبوۃ اپنی ابدی تاثیروں اور زندگی کے دائمی چشمہ سے اسکو محروم نہیں رکھتی بلکہ آثار نبوت سے اسکو حصہ دیتی ہے جس کا ثبوت اس وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں ظاہر ہوا ✦

اے پڑھنے والو پڑھو اور خوب غور سے پڑھو!

(مولوی محمد علی صاحب کی ایک پرانی تقریر۔ اور اُنکے زمانہ ماضی اور حال کے اعتقادات میں ایک فرق عظیم)

آج ہم اپنے دوستوں کے سامنے مولوی محمد علی صاحب کی اس تقریر کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو آپنے ۲۱ جون سنہ ۱۹۰۸ء کو بمقام احمدیہ بلڈنگس جماعت احمدیہ کے ان اصحاب کے سامنے فرمائی جو "پیغام صلح" کے سنائے جانیکے جلسہ میں شریک ہونے کیلئے مختلف اطراف سے تشریف لائے تھے۔ آجکل چونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر بحث ہو رہی ہے اور ہمارے مولوی صاحب حضرت صاحب کو ایک صوفی کے رنگ میں تسلیم کرتے ہیں اور خدا کا رسول یا نبی نہیں مانتے اور آپکے ہمخیال بھی اسی بات پر زور دے رہے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے عزیز دوستوں کی بھلائی اور خود ان اصحاب کی آگاہی کے لئے اس تقریر کا اقتباس درج کر دیا جائے تاکہ مسئلہ نبوت و رسالت مسئلہ کثرت۔ مسئلہ اہل الرائے و جہلا (امی) و مسئلہ منہاج نبوت پر مولوی صاحب کے اپنے ہی الفاظ میں کافی روشنی ڈالی جائے اسپر حاشیہ چڑھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہمارے احباب مولوی صاحب کے موجودہ خیالات سے واقف ہو ہی چکے ہیں پس جب وہ آپکے آج سے چھ سال پہلے کے خیالات کو معلوم کرینگے جبکہ آپکی کسی کے ساتھ رنجش وغیرہ نہ تھی۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ آپکے موجودہ اور پرانے اعتقادات میں کتنا فرق ہے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

دوستو اب وہ وقت آگیا ہے اور وہ مشکلات کی کٹھن گھاٹیاں اور خار مغیلاں کے بھرے ہوئے جنگل اور بھیانک اور ڈرانے بیابان ابھی ہمارے سامنے آئے ہیں جنکو طے کر کے ہمیں اپنے امام پاک اور ہادی برحق کے بتائے ہوئے منزل مقصود تک پہنچنا ہے اس سے پہلے تو ایک ایسا وجود ہم میں موجود تھا جو اپنے ہاتھوں تمام کاروبار کو بڑے سلیقے اور احسن طرز سے انجام دیتا تھا اور در اصل سچ پوچھو تو بات یہی تھی کہ ہم اسوقت مزے کی نیند اور استراحت کے نرم نرم بچھونوں پر سوتے تھے اور وہ پاک نفس اور خدا کا برگزیدہ انسان ایک شفیق ماں سے بڑھ کر ہمیں آرام دیتا تھا اور ہر مشکل کیلئے ہمارا خود سپر بن جایا کرتا تھا ہمیں اسکی زندگی میں نہ کوئی فکر تھی اور نہ کوئی خوف ہم مطمئن اور بے فکر تھے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ خدا کا مقدس اور برگزیدہ رسول ہمارے سارے کام کر رہا ہے اور اس ایک تن واحد نے ہم سب کو ان افکار سے مستغنی کر رکھا تھا۔ مگر پیارے بھائیو! اب وہ وقت گذر گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اور وہ تمام بوجھ آپ لوگوں نے اپنے سروں پر اٹھاتے ہیں۔۔۔۔ پس اپنے آپ کو مضبوط کرو کسی معترض کے اعتراض کی اور لومۃ لائم کی پرواہ مت کرو نہ ڈرو اور نہ گھبراؤ۔۔۔۔۔۔ یہ خیال کہ قوم کا ہر فرد معترضین کے تمام سوالات کا جواب دینے کے واسطے طیار رہے ٹھیک نہیں ۔۔۔۔۔ بحث مباحثہ سے کبھی کوئی قائل ہوتا دیکھا نہیں۔۔۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے تھے اب ہمارے لئے غور طلب امر ہے تو یہی کہ اس گروہ پاک کو غلبہ کیسے نصیب ہوا تھا پس اس راہ کو دریافت کرنا اور اسپر چلکر انہی نتائج کا حاصل کرنا ہمارا فرض ہے ✦

ظاہر ہے کہ اسوقت علم و ہنر کا یہ چرچا نہ تھا اور نہ ان مقدسوں کو یہ اسباب میسر آئے تھے جو آج اس زمانہ میں ہمیں مسیح موعود کی دعاؤں اور انفاس سے میسر ہیں وہ ایک امی گروہ تھا۔ اکثر ان میں ایسے تھے جنکو نہ توریت کا علم تھا اور نہ انجیل کا۔ یہ نہ تھا کہ وہ مختلف ممالک کی زبانوں کے ماہر تھے؟ اگر کوئی افغانستان میں گیا تو اُس نے وہاں کی زبان میں مہارت پیدا کر لی۔ اور اسکے رسم و رواج اور مذہبی اعتقادات کا مطالعہ کر لیا اور اسکے رد کے دلائل سوچ لئے اور ایک خاص تیاری کے بعد وہاں پہنچا ہو یا جو چین کیواسطے منتخب کیا گیا تھا اسکو وہاں کے ملکی تمدنی معاشرتی اور مذہبی حالات سے خاص طور سے آگاہ اور تیار کر کے روانہ کیا جاتا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ پاک تعلیم اور نیک نمونہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔ انکی تعلیمات کی کتاب انکی عملی اور اخلاقی حالت پر صاف صاف لکھی ہوئی نظر آتی تھی اخلاقی ترقی کے انتہائی نقطہ تک وہ ترقی کر چکے تھے اور انکے ہاتھ میں صرف بس یہی ایک ہی روشن دلیل انکی سچائی کی تھی۔۔۔۔ یہی ایک ہتھیار تھا جس سے انھوں نے دُنیا کو فتح کیا۔۔۔۔۔۔ پس یاد رکھو دنیا کو فتح کرنے اور انکو اپنی بات منوانے کے واسطے نیکی کی ضرورت ہے ۔۔۔ آؤ بھائیو ہم تم اسی راہ پر قدم ماریں ✦

اتنا بیان کر چکنے کے بعد میں دعوے سے کہتا ہوں کہ بحیثیت ایک جماعت ہونیکے اور ایک ہی شیرازہ اور ایک ہی حکم کے ماتحت ہونے کے گویا کہ تمام قوم نفس واحد کا حکم رکھتی ہو انکی نظیر کہیں بھی ہرگز ہرگز نہ ملے گی (افسوس اب تو وہ حالت نہیں رہی!) میں افراد کو پیش نہیں کرتا بلکہ مجموعی طور پر مقابلہ کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ ہم میں بھی بعض کمزور ہیں جو ممکن ہے کہ بعض اوقات بعض احکام کی پابندی میں سستی کرتے ہوں۔۔۔ مگر مجموعی حیثیت میں اس جماعت کی نظیر ہرگز نہ پاؤ گے قرآن شریف نے اس اصول کو یوں بیان فرمایا ہے جہاں فرمایا ہے اکثرھم فسقون۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیکی یا بدی کا حکم افراد کی حالت پر ہرگز نہیں لگایا جاتا۔ بلکہ مجموعی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے جس طرف کثرت ہو وہی فتویٰ لگایا جاتا ہے کثرت سے نیکوکار عابد زاہد اور پارسا سچے خشیۃ اللہ رکھنے والے خدا اور اُس کے رسول کے پابند اور پاک نفس بے ریا لوگ ہیں تو تمام قوم نیک کہلائیگی ورنہ اگر معاملہ اسکے برخلاف ہے تو فتوے بھی خلاف ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ تلک الایام نداولھا بین الناس اور دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ احمدی قوم کے واسطے خصوصاً قابل غور ہیں ایک میں تسلی اور دوسرے میں واقعہ کا بیان ہے دشمن کا وار اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ خود حضرت اقدس کا وجود مبارک ہم میں سے اٹھ گیا اور انکو دل کھولکر سلسلہ حقہ کی توہین کرنے اور ہنسی مذاق کرنے کا موقع مل گیا اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا علم اپنے رسول کی معرفت اس واقعہ سے دو سال پہلے عطا فرمایا تھا۔۔۔۔۔۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ آجکہ منہاج نبوت کے خلاف کوئی معاملہ نہیں ہوا جو کسی کے دل میں کسی اعتراض کی جرأت پیش کرتا میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اے حق کے مخالفو! اور سچائی کے دشمنو! ہمیں منہاج نبوت کے خلاف کوئی امر اس سلسلہ میں بتاؤ۔ تو ہم سب کچھ ترک کر دینگے مگر سن لو کہ اس راہ میں قدم ذرا سوچکر رکھنا! ایسا نہ ہو کہ تم جو اعتراض کرو۔ وہ خود شریعت اسلام یا آنحضرتؐ کی نبوۃ ہی کے خلاف ہو۔ اسلام اور منہاج نبوت کو زیر نظر رکھ کر زبان کھولنا ۔۔۔۔۔۔۔ جب ان لوگوں کو اپنی معتبر اور مسلمہ کتب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے اور صاف اقرار موجود ہے کہ مسیلمہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے قتل کیا جانا گویا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قتل کیا جانا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیصر و کسریٰ کے خزائن کا مالک ہونا گویا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح کرنا اور مالک ہونا ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق انتظار نہیں کیا جاتا۔ کہ آپ کے جانشین اور مخلص خادموں کے ہاتھوں سے یا خود آپ کی اولاد کے ہاتھوں پر خدا تعالیٰ انکو پورا کر دے۔۔۔۔۔۔۔

میں پھر کہتا ہوں کہ منہاج نبوت کو ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑا جائے اور اگر اس امر کا لحاظ نہ رکھا جاوے تو پھر تمام سلسلہ نبوت بھی غلط ٹھہرتا ہے اور کسی ایک نبی کی بھی نبوت ثابت کرنی مشکل ہو جائیگی ✦

آخر میں میں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے دین کے لئے سچا جوش اور خدا کی راہ میں سچا اخلاص اور صدق دکھاؤ۔۔۔۔۔ راہ کھلی ہے ہمیں بھی اسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے

اھدنا الصراط المستقیم

اور اسکی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ خدا کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔۔۔۔۔۔۔

ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اسمیں اپنے کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ اسی کے اثر نے جوش کیا اور اس کا اثر دنیا میں پھیلا۔ اس میں قوت قدسی اور قوت جذب تھی۔ انہی باتوں سے وہ دنیا میں کامیاب۔ بامراد۔ مظفر و منصور ہوا۔ اور وہی راہ ہے کہ آپ لوگ بھی اسپر قدم مار کر کامیاب ہو گے ✦

کاش ہمارے مولوی صاحب آج بھی انہیں اصولوں کو مدنظر رکھتے مگر افسوس اب تو تمام سلسلہ ہی بدل گیا۔ وہی جماعت احمدیہ جو کثرت کے اصول کی بنا پر دنیا کے لئے نمونہ تھی۔ آج جاہلوں اور گنواروں کا ٹولہ رہ گئی ہے اور وہی اولاد جس کے ہاتھ پر حضرت کی پیشگوئیاں پوری ہونی تھیں آج آپ کی نظر میں تقویٰ کی راہ سے دور قدم مارنے والی اور حضرت کے سلسلہ کو نیست و نابود کرنے والی ہے (انا للہ و انا الیہ راجعون)

اخبار عالم

ایک جہاز غرق ہو گیا (لنڈن ۲۹ مئی) بے تار کا پیغام مظہر ہے کہ امپریس آف آئرلینڈ ایک اور جہاز سے ٹکرا کر غرق ہو گیا ہے۔ اول الذکر کے اشارہ سے اس ہولناک حادثہ کا علم ہوا گورنمنٹ کے ایک سٹیمر نے اشارہ مذکور کا جواب دیا۔ بے تار پیغامات کا سلسلہ ٹوٹ جانے سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ امپریس آف آئرلینڈ غرق ہو کر سمندر کی تہ پر پہنچ گیا ہے۔ اس پر بارہ سو آدمی سوار تھے۔ اور ۲۷۔ مئی کو لورپول سے روانہ ہوا تھا۔

خودکشی مسٹر جے پی پیکاک اڈٹ انسپکٹر ایسٹ انڈین ریلوے نے مرزاپور میں اپنے بھائی کے گھر میں بندوق سے خودکشی کر لی افواہ ہے کہ متوفی مشکلات میں گرفتار تھا۔ یہ دہریت کا نتیجہ ہے

عبرت۔ حال میں ہی ایک دیوسماجی نوجوان کنواری لڑکی چپ چاپ نکل گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عیسائیوں کے ہاتھ چڑھ گئی ہے کہ جنکے پاس پہلے بعض دیوسماجی حضرات نے اسے تعلیم پانیکے لئے بھیجا تھا۔

مسلم گزٹ سے دوبارہ ضمانت۔ ایک دفعہ ضمانت کے جنجال میں پھنسکر مشکل سے مسلم گزٹ نے رہائی پائی تھی مگر افسوس بجائے اس کے معزز ہمعصر اس سے کچھ سبق حاصل کرکے احتیاط سے کام لیتا۔ پھر پریس ایکٹ کا شکار ہو گیا ہے لکھنؤ کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ جو اس کی طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا خاتمہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

رسالہ ضبط۔ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ نے ایک گمنام رسالہ موسومہ "فرنگی کا فریب" کو ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

ایک قابل قدر عطیہ۔ انند موہن رائے چوہدری زمیندار ٹیپہ نے زنگپور کے کالج کیلئے ایک لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا ہے۔ جس میں سے ۵۰ ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار کی اراضی دیجائے گی۔

جہیز شادی پر ایک اور لڑکی کی قربانی۔ کلکتہ میں ایک اور لڑکی اپنی شادی کی مشکلات سے تنگ آکر کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک اور آگ لگا کر جل مری۔

حقوق طلب عورتوں کی شرارت (لنڈن یکم جون) حقوق طلب عورتوں نے ٹیمز پر دار گرو کے گرجے کو جلا کر خاکستر کر دیا

ہوائیں مصنوعی جنگ (لنڈن ۲۹) ہوائی جہاز میدان سیلسبری میں پہلے فوجی مصنوعی جنگ کیلئے فراہم ہوئے ہیں

لاہور کی آریہ سماج میں جھگڑے۔ وچھو والی آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں اب کچھ ہفتوں سے دھڑا بندی کا زور ہونے کی وجہ سے آپس میں فساد تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس ہفتہ میں بھی فریقین کا غصہ یہاں تک بڑھ گیا ہو

کہ ایک معزز آدمی نے دوسرے معزز آدمی کو لمپ کھینچ کر مارا۔ اور چھڑیاں اور مکے بھی آزادی سے استعمال کئے گئے (زمیندار)

بائنی میں امتحان ایم ایس سی کا نتیجہ امسال پنجاب یونیورسٹی ایم ایس۔ سی کے بائنی کے امتحان میں کرم چند مہتہ۔ اور ایس ایل گھوش دوسرے درجہ میں۔ اور ہر نرنجن داس تیسرے درجہ میں کامیاب ہوئے تینوں گورنمنٹ کالج کے طلباء ہیں۔ (مسلمان ندارد)

پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ ایس۔ سی کے امتحان کے دیگر مضامین کا نتیجہ:۔ امتحان مذکورہ کے کیمسٹری کے مضمون میں سودرشن لال مہتہ بی۔ اے دوسرے درجہ میں اور امرناتھ تیسرے درجہ میں پاس ہوا۔ دونوں گورنمنٹ کالج لاہور کے طلبا ہیں۔ افسوس کسی مسلمان کا نام تک نہیں

پنجاب یونیورسٹی ایم۔ اے کا نتیجہ۔ مضمون ریاضی میں پانچ طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ ہری کپور۔ بی۔ ایس۔ سی متعلم گورنمنٹ کالج۔ رگھوناتھ داس طوار۔ بی۔ ایس۔ سی۔ متعلم گورنمنٹ کالج لاہور دوسرے درجہ میں۔ اور کرشنا لال شرما۔ بی۔ اے۔ فورمن کرسچن کالج لاہور۔ ہیم چند بی۔ اے (گورنمنٹ کالج۔) کیدارناتھ (فورمن کرسچن کالج) تیسرے درجہ میں کامیاب ہوئے

میڈیکل کالج اور سٹرائیک۔ آجکل پارلیمنٹ میں پریس کے متعلق۔ اور دوسری باتوں کے متعلق مسٹر کنگ خوب سوال کر رہے ہیں۔ مسٹر کنگ نے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائیک کے متعلق دریافت کیا۔ تو انڈر سکرٹری نے کہا کہ ابھی تک کوئی آفیشل رپورٹ نہیں پہنچی۔ ہاں ایک کمیشن مقرر ہوئی ہے۔ اچھا فیصلہ دیگی

۱۲۔ جون ۱۹۱۲ء بروز جمعہ کاٹھ گڑھ میں جلسہ احمدیہ قرار پایا ہے اور حضرت امیر المسلمین صاحبزادہ صاحب بھی بڑے عالم اور فاضل اور جماعت کے بزرگ واعظ ہماری بھلائی اور بہبودی کیلئے بھیجینگے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس موقعہ سے فایدہ اٹھائیں۔
(عبد السلام سکرٹری منتظم جلسہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور)

پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے کا نتیجہ مضمون انگریزی میں کل دس طلباء پاس ہوئے۔ ایک سکھ۔ آٹھ ہندو اور صرف دو مسلمان ہیں۔ "افسوس"۔

انسداد سگرٹ نوشی۔ ریاست بڑودہ بھی دوسری ریاستوں کیلئے ایک زندہ نمونہ ہے جو انتظام اس ریاست نے اپنی رعایا میں تعلیم کے پھیلانے کا کیا ہے وہ اور کسی ریاست میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے بعد ایک مفید قانون بنایا گیا ہے کہ نابالغ لڑکے سگرٹ نوشی سے باز رہیں۔ اس کے دیکھا دیکھی گورنمنٹ مدراس نے بھی یہی قانون پاس کر دیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یہ قانون تمام ہندوستان بھر میں رائج ہو۔

بچوں کو زیور پہنانا قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

پائینیر کے کالموں میں یہ تحریک کی گئی ہے کہ بچوں کو زیور پہنانا قانوناً جرم قرار دیا جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں آئے روز زیور کی وجہ سے بچوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں۔ یہی مشورہ پہلے پنجاب کے ایک عالم سشن جج نے دیا تھا۔ ان کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش تھا۔ چند اشخاص نے چند روپیہ کے زیور کی لالچ میں ایک معصوم کو قتل کر دیا۔ صاحب سشن جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جہاں ملزم سزائے شدید کے مستوجب ہیں۔ وہاں خود مقتول لڑکے کے والدین بھی کچھ کم ذمہ دار نہیں ہیں۔ انہوں نے لڑکے کو زیور پہنا کر اس کی جان کو خطرہ میں ڈالا اور اس طرح اقدام جرم میں مجرموں کی اعانت کی۔

لاہور کے کالجوں کے پرنسپل صاحبان نے بہت ہی عمدہ تجویز نکالی ہے۔ یعنی ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس میں باہمی مشورہ کر کے عام طلباء کو سیاسی گمراہی سے محفوظ رکھنے کی عملی تجاویز اختیار کیجائینگی۔ امید ہے سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان بھی اسی غرض کیلئے اپنی کمیٹیاں بنائیں گے۔

حقوق طلب عورتوں نے اب یہ ایک نئی تحریک شروع کی ہے کہ وہ عدالتوں میں گھس جاتی ہیں اور اس قدر شور و غوغا کرتی ہیں کہ کارروائی نہیں ہو سکتی۔

نواب مرشد آباد کی فیاضی۔ ہز ہائینس نواب مرشد آباد نے منادی کرائی ہے کہ جو غریب لوگ مرض ہیضہ میں مبتلا ہیں ان کے لئے طبی مدد اور دوا نیز برف خوراک مفت مہیا کیجائیگی

مفت

مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے۔

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریبًا کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی

امرت دھارا رجسٹرڈ جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے۔ مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسطرح ایک ہی دوائی اتنے فایدے کر سکتی ہے۔ دھوکے سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے اور کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مردوں کے خفیہ امراض اسباب و علامات اور آجکل کے حالات کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت۔

فہرست ادویات دیش الکارک امرت اوشدھالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی و نود پنڈت ٹھاکر دت دید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو و ہندی اخبار دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے یہ رسالہ بھی مفت

طبی اخبار دیش اپکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے جسکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بنجاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ تین روپیہ ششماہی ۲ سہ ماہی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت ۲

نوٹ۔ ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے (امرت دھارا لاہور)

عرق پودینہ

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے اور اس کا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ بدہضمی پیٹ کا درد کار آنا۔ متلی و ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک سے دو تک ۵

ملنے کا پتہ — ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

صحت کسطرح حاصل کرنا

[illegible]

[illegible]

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا۔ بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے **معجون طلسمی** قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فورًا رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائے قیمت فی بکس عہ

طلائے طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فایدہ اوٹھایئں۔ انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فی تولہ ۱

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۱

المشتہر

حکیم محمد حبیب اللہ حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڈھ ضلع دہلی۔

بچّوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فورًا اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچے میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کمیٹس لنڈن